UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

سیدہ زینبؓ کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح اور مستشرقین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Holy Prophet's marriage with Zaynab and the opinion of orientalists: an analytical study

Hafiza Hajra Madni
Ph.D. Research Scholar, faculty of Arabic & Islamic Studies,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email:

Dr. Ali Asghar Chishti
Professor, faculty of Arabic & Islamic Studies,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
DOI:

Abstract:

A group of orientalists had always endeavored to criticize the character of the Prophet Muḥammad SAW. In doing so, they had excoriated his choices in marrying different women. One of those which they criticized the most is his marriage with his cousin Zainab, after getting divorce from her husband Zayd as a result of an unresolved quarrel between the two. One common allegation against the Prophet Muḥammad is that he forced Zayd, his adopted son to divorce his wife Zainab because of his infatuation with her which he developed after catching a glimpse of her in a provocative dress. Thereafter, he fabricated the verses of Sūrah al-Aḥzāb in order to justify his doings. This paper seeks to critique all related claims and concludes that all such allegations are either based on fabricated historical reports or false interpretations and misunderstanding of the facts.
Keywords: *Zaynab, companions, orientalists feminism, Sirah.*

تعارف:

مستشرقین نے اسلام کی حقانیت کو چیلنج کرنے کے لیے مختلف جہات میں کام کیا ہے۔ان میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ،اور سیرت طیبہ کے موضوعات خاص طور پر اہمیت کے حامل ہیں۔ کیوں کہ یہ ہی وہ بنیادیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو غیر معتبر ثابت کرنے کی صورت میں ہر چیز بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔اور یہی وہ بے مثال ورثہ ہے جس میں دنیا کی کوئی قوم ان کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ کسی بھی الہامی مذہب کے ماننے والوں کی مقدس کتاب ایسی نہیں جو قرآن کی طرح محفوظ ہو۔ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستی کے اقوال و افعال اور حالات زندگی بھی محفوظ نہیں ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ پر مختلف مغربی علماء نے ہر طرح سے اعتراضات کیے ہیں۔ان میں سے ایک اعتراض نبی مکرم ﷺ کی شادیوں پر بھی کیا گیا ہے۔ اس کا منطقی نتیجہ یہی ہے کہ جب نبیؐ کی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

ذات کو ہی داغدار کر دیا جائے گا تو اس کے بعد اس نبیؐ کا لایا ہوا دین خود بخود اپنی اہمیت اور وقت کھو دیتا ہے۔ مستشرقین کے اس ناپاک ارادے کو جاننے کے بعد یہ بات نہایت اہم ہے کہ ان کے ان اعتراضات کا مدلل اور معقول جواب دیا جائے۔ مستشرقین نے آپ ﷺ کے ہر نکاح پر مستشرقین نے کچھ نا کچھ اعتراض کرنے کی کوشش کی پر بقول اینٹونی ویسلز [1] کے، آپ ﷺ کی شادیوں میں سے جن پر سب زیادہ اہلِ مغرب نے اعتراضات اٹھائے ہیں، ان میں ایک سیدۃ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ ﷺ کا نکاح ہے، جو کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ تھیں اور زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے منہ بولے (متبنّیٰ) بیٹے تھے۔ [2]

مستشرقین کی آراوا عتراضات کا بخوبی مطالعہ کے بعد ان کی آراء کو مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

- سیدۃ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو آغاز سے ہی پسند کرتی تھیں لیکن آپ ﷺ ان سے متاثر نہ تھے۔
- آپ ﷺ کے دل میں ان کی محبت تب داخل ہوئی جب آپ ﷺ نے ان کو ایک روز ان کے گھریلو کپڑوں میں دیکھا۔
- آپ ﷺ نے اپنی خواہش کے حصول کی بنا پر سورۃ احزاب کی آیات گھڑیں تا کہ کوئی آپ ﷺ کی اس شادی پر اعتراض نہ کرسکے۔ (العیاذ باللہ!)
- ذیل میں ہم مندرجہ بالا نکات کا تحقیقی مطالعہ کرتے ہیں۔تا کہ معلوم کیا جاسکے کہ ان اعتراضات کی حقیقت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدہ زینبؓ کا نکاح:

مستشرقین کی آراء کا جائزہ لینے سے پہلے، صحیح روایات کی روشنی میں آپ ﷺ کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کا اصل پس منظر سمجھنا ضروری ہے۔زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کے واقعہ کو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هَذِهِ. قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ، وَزَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. وَعَنْ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

ثَابِتٍ ((وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ)) نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ."[3]

"زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ زینب رضی اللہ عنہ تمام ازواج مطہرات پر فخر سے کہتی تھی کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی۔ اور میری اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے شادی کی اور ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت " اور آپ اس چیز کو اپنے دل میں چھپاتے ہیں جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے" زینب اور زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔"

سیدۃ زینب کا آپ ﷺ کو پسند کرنا

بقول ویلیم منٹگمری واٹ کے، سیدۃ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا خود آپ ﷺ سے شادی کی کوشش میں تھیں اور زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر کے خوش نہ تھیں۔ اسی طرح مونٹگمری، الواقدی کی روایت پر نقد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس واقعہ کو 'محض نمک کے دانے کے برابر سمجھنا چاہیے۔' اس کے بقول، سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت پینتیس یا اڑتیس تھی جب یہ واقعہ پیش آیا جس کو واقدی نے روایت کیا ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ روایت کے دوران اس واقعہ میں بہت سا رطب و یابس ملا دیا گیا ہو۔[4] اسی طرح مظہر الدین صدیقی[5] کے بقول، اللہ کے رسول ﷺ نے سیدۃ زینب کو شادی سے قبل کئی بار دیکھا ہوا تھا، پر آپ ﷺ کبھی ان کی شکل وصورت سے متاثر نہ ہوئے۔ صدیقی لکھتے ہیں:

"He [Muhammad] had seen her many times before but he was never attracted to her physical beauty, else he would have married her, instead of insisting on her that she should marry Zaid."[6]

"انہوں نے (رسول اللہ ﷺ) نے ان کو (سیدۃ زینب) کو شادی سے قبل کئی بار دیکھا ہوا تھا پر آپ کی خوبصورتی رسول اللہ ﷺ کو متاثر نہ کر سکی وگرنہ آپ ﷺ ان سے ضرور شادی فرماتے۔ پر اس کے بجائے آپ یہی اصرار کرتے رہے کہ آپ زید رضی اللہ عنہ سے شادی کریں۔"

اس بات کو مان لینے میں کوئی مضائقہ نہیں آپ ﷺ کی شخصیت اور مقام ومرتبہ کی شان یہ تھی کہ شائد ہی کوئی ایسی غیر منکوحہ عورت ہو جس کے ذہن میں آپ ﷺ سے تعلق بنانے کی خواہش نہ ہو۔ اسی طرح آپ ﷺ سے شادی کی کوشش کرنے پر بھی کسی عورت کو ملامت نہیں کیا جاسکتا۔ پر سیدۃ زینب کے بارے میں اس چاہت اور کاوش کا ذکر کر کے بعض اوقات آپ رضی اللہ عنہا کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے طلاق کی ایک بنیادی وجہ آپ کا نبی ﷺ سے شادی کی چاہت تھی۔ اور اسی بات کو مستشرقین دلیل بنا کر آپ رضی اللہ عنہا کی شادی شدہ زندگی پر نقد کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرہ میں یہ بات عام ہے کہ اگر کسی عورت کی شادی سے قبل کسی اور مرد سے شادی کرنے کی چاہت ہو تو اس کی ازدواجی زندگی کے معاملات کی خرابی کی ایک وجہ اس کی اس چاہت کو گردانا چاہتا ہے۔ اور طلاق ہو جانے کی صورت میں یہی کہا جاتا ہے کہ دراصل خاتونِ خانہ پچھلی چاہت کی بنا پر شادی نبھانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی یہی سننے کو ملتا ہے۔ اس لیے یہاں اس دعوے کے ثبوت کو پرکھنا ضروری ہے۔ تاریخی اور سیرت کی روایات کو جانچنے کے بعد کہیں ہمیں اس بات کا تذکرہ نہیں ملتا کہ سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے شادی کی کوشش کی یا اس کی خواہش کا اظہار کیا، شادی سے قبل نہ شادی کے بعد۔ البتہ ایک روایت میں آپ ﷺ سے مشورہ کرنے کا اس سلسلے میں تذکرہ ضرور ملتا ہے۔ سیدۃ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

"خطبني عدةٌ من قريشٍ فأرسلت أختي حمنةَ إلى رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أستشيرُه فقال لها رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أينَ هِيَ ممن يُعلِّمُها كتابَ ربِّها وسنةَ نبيِّها قالت ومن هو يا رسولَ اللهِ قال زيدُ بنُ حارثةَ..."[7]

"قریش میں سے کئی لوگوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اپنی بہن حمنہ کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف مشورہ کی خاطر بھیجا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو کہا کہ اس کا کیا مقام ہوگا اس شخص کے سامنے جو اسے اس کے رب کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کی تعلیم دے گا؟ حمنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ وہ کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: زید بن حارثہ..."

اس حدیث روایت میں اس بات کا کہیں تذکرہ نہیں کہ سیدۃ زینب نے اپنی بہن کو آپ ﷺ سے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا اور نہ ہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وہ شادی کی چاہت رکھتی تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ عام معمول تھا کہ وہ آپ ﷺ سے اپنی زندگی کے اہم معاملات کے بارے میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس روایت میں آپ ﷺ سے شادی کی بات کر کے اشارہ و کنایہ مقصود تھا، تو اس کا جواب ہے کہ یہ روایت اس اعتبار سے محتمل ہے۔ اور بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے تب بھی یہ قابل حجت قرار نہیں دی جا سکتی جب تک کہ یہ اپنی سند کے اعتبار سے معتمد علیہ نہ ہو۔ اس روایت کی سند میں حفص بن سلیمان راوی ہے جس کو متروک کہا گیا ہے۔[8]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/iournal.v3i2.278

علاوہ ازیں، اس روایت سے معتبر ترین روایات میں اس کا تذکرہ نہیں۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق ليخطب على فتاه زيد بن حارثة رضي الله عنه، فدخل على زينب بنت جحش الأسدية رضي الله عنها فخطبا، فقالت: لست بناكحته، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «بلى فانكحيه»، قالت: يا رسول الله أؤمر في نفسي، فبينما هما يتحدثان أنزل الله هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ الآية.[9] قالت: قد رضيته لي يا رسول الله منكحاً. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «نعم»، قالت: إذاً لا أعصي رسول الله، قد أنكحته نفسي."[10]

''اللہ کے رسول ﷺ اپنے نوجوان (متبنّیٰ بیٹے) کی شادی کا پیغام لے کر زینب بنت جحش اسدیہ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ نے ان کو نکاح کی پیشکش کی۔ انہوں جواب دیا: میں اس (زید) سے شادی نہیں کرونگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم کروگی۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ مجھے اپنی جان کے بارے میں اختیار دیجیے۔ ابھی یہ مکالمہ چل ہی رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں (ترجمہ): ''اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔'' یہ سن کر سیدۃ زینب نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ میں نے اس کو اپنے ساتھ نکاح کے لیے پسند فرمالیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ انہوں نے مزید کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہیں کروں گی، میں نے ان کے ساتھ نکاح کرلیا ہے۔''

اسی طرح دیگر روایات اور مجمع الزوائد کی پیش کردہ روایت میں بھی اس بات کا بخوبی تذکرہ موجود ہے کہ سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کی زید رضی اللہ عنہ سے شادی میں تامل کی ایک بہت بڑی اور بنیادی وجہ حسب ونسب میں فرق تھا۔ آپ چونکہ ھاشمی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اور آپ ﷺ کی پھوپی کی بیٹی تھیں، اس بنا پر آپ نے ایک آزاد کردہ غلام کے ساتھ شادی کو موزوں نا سمجھا، پر طلاق کی وجہ محض میاں بیوی کے آپس کے اختلافات تھے۔[11]

ان تمام باتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا یا سمجھنا کا سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کی طلاق کا ایک بڑا سبب آپ ﷺ سے شادی کی چاہت تھی یا کوشش تھی جس کا اظہار منٹگمری نے کیا، تو یہ بے بنیاد ہے۔ کسی بھی روایت میں نہ کسی خواہش کا اظہار ہوتا نظر آتا ہے اور نہ ہی کوشش۔ البتہ ان کے دل کی کیفیت اور معاملات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/iournal.v3i2.278

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ زینب کو دیکھنا اور پسند فرمانا:

روایات اور اسناد کی صحت وضعف کے بارے میں ناواقفیت نے دینِ اسلام کو دورِ تابعین سے ہی شدید نقصان پہنچایا ہے۔اسی کی ایک مثال ہمیں سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں ملتی ہے۔ بعض تاریخی اور غیر معتبر روایات کا سہارا لے کر کئی مستشرقین اس فتنے کا شکار ہوئے اور کرتے نظر آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک روز سیدۃ زینب بنت جحش کو بے پردگی کی حالت میں دیکھا اور آپ ﷺ کے دل میں ان کی محبت سرائیت کر گئی۔ ان کے نزدیک یہ آپ ﷺ کی سیدۃ زینب سے نکاح کی وجہ بنی۔ John of Damascus کے خیال میں:

> *"Muhammad had a comrade called Zayd. This man had a beautiful wife whom Muhammad fell in love with. While they were once sitting together, Muhammad said to him, oh You, God command me to take your wife……"*[12]

Roded لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی زینب کے ساتھ شادی قرون وسطی کے یورپی مصنفین کا پسندیدہ موضوع رہا ہے۔[13] اسی طرح کیرن آرمسٹرانگ لکھتی ہے:

> *"A pious woman, [Zaynab] was a skilled leather-worker and gave all the proceeds of her craft to the poor. Muhammad seems to have seen her with new eyes and to have fallen in love quite suddenly when he had called at her house one afternoon to speak to Zayd, who happened to be out. Not expecting any visitors, Zaynab had come to the door in dishabille, more revealingly dressed than usual, and Muhammad had averted his eyes hastily, muttering 'Praise be to Allah, who changes men's hearts!'"*[14]

> ”زینب ایک نیک خاتون تھیں اور چمڑے کے کام میں مہارت رکھتی تھیں۔ اپنی نیکی کے سبب جو بھی کماتیں، وہ غریبوں میں تقسیم کر دیتیں۔ محسوس ہوتا کہ محمد نے انہیں نئی نظروں سے دیکھا اور فوراہی ان کی محبت میں گرفتار ہوگئے۔ ایک روز عصر کے وقت وہ زید کے گھر ان سے کچھ بات کرنے کے لیے گئے جبکہ وہ گھر میں موجود نہ تھے۔ زینب جو کہ گھر میں اکیلی تھیں، ناگہانی کی صورت میں اپنے نازیبہ گھریلو کپڑوں میں ہی دروازے پر چلی آئیں۔ محمد نے انہیں دیکھتے ہیں فوراً اپنی آنکھیں پھیر لیں اور منہ میں یہ کہنے لگے: تعریف اس اللہ کی جو کہ مردوں کے دلوں کو پھیرتا ہے۔“

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/iournal.v3i2.278

اس طرح کی تمام روایات صحت کے اعتبار سے معتمد نہیں، جن کی بنا پر ان پر ان سے استشہاد نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی ایک مثال وہ روایت ہے جو کہ امام طبری نے بطریقِ ابن سعد نقل کی ہے۔ عام طور پر مستشرقین اسی روایت کو بنیاد بنا کر اپنے موقف کی آبیاری کرتے ہیں۔[15]

ابن جریر طبری رحمہ اللہ کی پیش کردہ روایت کے مطابق، ''ایک روز آپ ﷺ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ان کو بلایا پر وہاں وہ موجود نہ تھے۔ ان کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں جبکہ آپ رضی اللہ عنہا رات کے لباس میں ملبوس تھیں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ان سے اعراض فرمایا۔ سیدۃ زینب نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں وہ یہاں موجود نہیں ہیں اللہ کے رسول، آپ اندر کیوں نہیں تشریف لے آتے؟ آپ ﷺ نے اندر داخل ہونے سے انکار کردیا۔ دراصل وہ آپ ﷺ کی آواز سن کر بغیر تاخیر کیے دروازے پر حاضر ہوئی تھیں اور اس جلدی میں وہ مطلوبہ لباس نہ زیب تن کرسکیں۔ آپ ﷺ ان کو اس لباس میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ آپ ﷺ وہاں سے کچھ بڑبڑاتے ہوئے مڑے جس میں سے کچھ بھی سنائی نہ دیا سوائے اس کلمہ کے: پاک ہے وہ ذات جو کہ دلوں کو پھیرنے والی ہے۔ پس جب زید واپس گھر آئے تو ان کی اہلیہ نے ان کو آپ ﷺ کی آمد کا بتایا۔۔۔ اور فرمایا کہ میں نے ان کو لوٹتے ہوئے نہ سمجھ آنے والی ہلکی سی آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: 'پاک اور عظیم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، پاک ہے وہ ذات جو کہ دلوں کو پھیرنے والی ہے۔' پس زید آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: 'اے اللہ کے رسول ﷺ اگر زینبؓ آپ کو پسند آئی ہیں تو میں ان کو طلاق دے دیتا ہوں؟' آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: اپنی بیوی پر اکتفا کرو۔ اس روز کے بعد زید کے اپنی اہلیہ کے ساتھ گھریلو حالات مزید خراب ہوگئے۔ اس کے بعد زید رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب کو طلاق دے دی اور اپنی اہلیہ سے دوری فرمائی یہاں تک کہ ان کی عدّت کے ایام پورے ہوگئے۔ پس ایک روز آپ ﷺ بیٹھے سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ کو غشی آگئی۔ پس جب وہ آپ ﷺ دور ہوئی تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے اور کہنے لگے: کون ہے جو زینب کے پاس جا کر اس کو یہ بشارت دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ان سے آسمان میں نکاح فرمادیا ہے۔ اور آپ □ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ((یاد کرو! جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر۔۔۔))۔۔۔''[16]

اس باب میں یہ روایت سب سے مفصّل ہے اور اسی پر اکثر مستشرقین کا اعتماد ہے۔ یہ روایت سند و متن، دونوں اعتبار سے محلّ نظر ہے۔ ذیل میں اس کو سند اور متن، دونوں اعتبار سے پرکھا گیا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/iournal.v3i2.278

سند میں پائی جانے والی علتیں

سند کے اعتبار سے مذکورہ روایت میں تین علتیں پائی جاتی ہیں:

پہلی علت: پہلی علت اس روایت کی سند میں ارسال کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ مذکورہ عربی متن میں موجود راوی محمد بن یحییٰ بن حبان، تابعی ہیں جوکہ مرسلا اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں روایت کر رہے ہیں۔ یحییٰ بن حبان کا نہ صرف صحابہ سے روایت کرنا ثابت ہے بلکہ تابعین سے روایت کرنا بھی ثابت ہے،[17] جس کی بنا پر یہ ارسال اس روایت کے لیے ضعف کا سبب بنتا ہے۔

دوسری علت: اسی طرح اس کی سند میں موجود عبد اللہ بن عامر اسلمی، نامی راوی بالاتفاق ضعیف ہے اور اس کو امام ابو حاتم نے متروک قرار دیا ہے۔[18]

تیسری علت: اس کو روایت کرنے والوں میں ایک راوی محمد بن عمر الواقدی ہے، جوکہ تاریخ کا تو امام سمجھا جاتا ہے، پر عدالت کے اعتبار سے نا قابلِ اعتماد ہے۔ اسی بنا پر اس کو متروک الحدیث کہا گیا ہے۔ بعض ائمہ نے تو اس پر جھوٹ بولنے اور حدیث کو گھڑنے کا بھی الزام لگایا ہے۔[19]

متن میں پائی جانے والی علتیں

اسی طرح متن کے اعتبار سے بھی اس میں کئی علتیں پائی جاتی ہیں:

پہلی علت: اللہ کے رسول ﷺ کا اس طرح سیدۃ زینب کو دیکھ کر متاثر ہونا عجیب معلوم ہوتا ہے چونکہ سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی پھوپھی زاد کزن تھیں اور آپ ﷺ نے انہیں کئی بار پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ ان کی خوبصورتی اور ان کے خدوخال سے خوب واقف تھے۔ آپ ﷺ اگر واقعی ان سے اتنا متاثر ہوتے تو عین ممکن تھا کہ آپ □ ﷺ ان سے پہلے ہی نکاح فرمالیتے۔ مستشرقین کا یہ اعتراض عجیب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ایک عورت کو جوکہ پوری زندگی آپ ﷺ کے سامنے پلی بڑھی، اور آپ ﷺ کو اس کے خدوخال کا خوب علم ہونے کے باوجود، اچانک ایک دن اس کو دیکھ لینے کے بعد آپ ﷺ اس سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس کے عشق میں مبتلا ہوگئے۔ اس تناظر میں تو پھر آپ ﷺ کا سیدۃ زینب کی عدم پسندیدگی کے باوجود ان کا نکاح زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کروانا بھی عجیب معلوم ہوتا ہے، خاص کر جب ہم یہ مان لیں کہ وہ آپ ﷺ کو پسند کرتی تھیں شادی سے قبل اور آپ ﷺ کو انہوں نے کئی بار اشارہ و کنایہ سے اس بارے میں انگیخت بھی دلائی۔ ایک انسان کو جب کوئی چیز پسند ہو اور وہ اس کو حاصل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور اس کے اس حصول میں کوئی اخلاقی یا شرعی رکاوٹ بھی نہ ہو، تو وہ اس کو کسی دوسرے کے لیے پسند کرنے سے پہلے اپنے لیے پسند کرے گا۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

دوسری علت: اسی طرح اس روایت میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کو جب وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کے سیدۃ زینب کے ساتھ نکاح کے بارے میں مطلع کیا گیا، تو آپ ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا، حالانکہ یہ بات حقیقت بالکل خلاف ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے یہ معاملہ انتہائی ناگزیر تھا چونکہ آپ ﷺ نے دلی طور پر زید کو اپنا بیٹا تسلیم کر رکھا تھا اور آپ ﷺ کے نزدیک سیدۃ زینب کا مقام ایک بہو کا تھا۔ اسی بات کا اظہار قرآن مجید نے یوں فرمایا:

"وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّـهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّـهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ..." الآية.[20]

''اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اس سے ڈرے۔''

اسی بنا پر سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هَذِهِ الآيَةَ."[21]

''اگر آپ ﷺ نازل کردہ وحی میں سے کسی چیز کو چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔''

اسی بنا پر ان علتوں کی موجودگی میں، ویلیم منٹگمری اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس قصّہ کی تمام تفصیلات کا ثبوت محلّ نظر ہے، جبکہ عمومی خدوخال کے اعتبار سے یہ قصّہ درست ہے۔ منٹگمری لکھتا ہے:

"About the main outline of the story there can be no dispute, but several details are doubtful, and different views may be taken of the significance of the whole."[22]

''جہاں تک تو اس واقعہ کا عمومی خاکہ ہے، اس کے ثبوت میں تو کوئی اختلاف نہیں، البتہ اس سے متعلق کئی تفاصیل کے ثبوت میں اشکال موجود ہے۔ علاوہ ازیں، یہ تفاصیل اپنے آپ میں عمومی اعتبار سے مختلف آرا کو قبول کرتی ہیں۔''

سورۃ الاحزاب کی ان آیات کی تفسیر میں مندرجہ بالا مفہوم کی روایات اور بھی کئی مفسرین اور مورخین نے نقل کی ہیں۔ جیسے کہ سمرقندی نے بحر العلوم میں[23]، محمد بن احمد القرطبیؒ نے الجامع لاحکام القرآن میں[24]، عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے الدر المنثور فی تفسیر الماثور میں[25]، ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ میں،[26] عبد الرزاق الصنعانی نے تفسیر القرآن العزیز میں[27]۔ لیکن ان میں سے اکثر مرسل یا مقطوع روایات ہیں۔ مزید برآں ان میں سے اگر کوئی مرفوع یا موقوف بھی ہے تو کوئی ایک بھی مستند روایت

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

موجود نہیں جو محدثین کے اصولوں پر پورا اتر سکے۔اس مفہوم کی تمام روایات پر کبار علماء جرح و تعدیل نے شدید کلام کیا ہے۔ طبری کی بیان کردہ ایک روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہے جو تابعین کے طبقہ ثالثہ سے تعلق رکھتا ہے۔اس کی وفات 182 ہجری ہے۔اس نے یہ روایت کسی صحابی سے بھی روایت نہیں کی۔ لہٰذا یہ مقطوع روایت ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میرے والد نے اس کو کمزور راوی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔ابن معین، علی بن مدینی، اور امام نسائی سب اس کے ضعف پر متفق ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ اسناد کو بدل دیتا ہے۔اس لیے اس کی روایت کو چھوڑ دینا چاہیے۔[28] نیز اس کی سند میں عبداللہ بن وھب مصری بھی ہے جس پر امام نسائی نے کلام کیا ہے۔[29] ثعلبی اور ثمرقندی کی بیان کردہ اسناد میں مقاتل راوی ہے۔اس پر امام بخاری، نسائی، ابن حبان اور دارقطنی جیسے اکابر علماء نے کلام کیا ہے۔[30] سیوطی نے یہ روایت محمد بن حبان عن عکرمہ کے واسطے سے بیان کی ہے جب کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ 8 ہجری میں فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے ہیں۔جب کہ آپ ﷺ کا حضرت زینب سے نکاح 4 یا 5 ہجری کا واقعہ ہے۔مزید برآں ابن عربی[31] اور قرطبیؒ[32] نے ان روایات کی استنادی حیثیت پر کلام کیا ہے۔

مشہور مصنف محمد خیر ہیکل اپنی کتاب "حیات محمد" میں مستشرقین کے اس اعتراض پر بحث کرتے ہوئے اس کو مستشرقین کی ایسی خیالی کہانی قرار دیتے ہیں جس کو انہوں نے عشقیہ داستان بنا دیا ہے۔حالانکہ ان کے خیال میں اس کی تردید کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں جو آپ کے پاس ہی پلی بڑھی تھیں۔لہٰذا ان کے حسن سے اس طرح متاثر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔[33]

کتب حدیث میں جب ہم یہ واقعہ تلاش کرتے ہیں تو اس طرح کی کوئی مستند روایت ہمیں نہیں ملتی جس سے مستشرقین کے مزعومات کی تائید ہوتی ہو۔بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم[34] کی مستند ترین روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی کوئی بات رونما ہی نہیں ہوئی۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ خود چل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ارادہ طلاق کا اظہار کیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے باز رہنے کا کہا۔[35]

سورۃ احزاب کی آیات کی وضع کرنے اور مستشرقین کا موقف

بعض غیر معتبر تاریخ روایات اور تخمینہ زنی کی بنیاد پر مستشرقین کے ان آرا کا نتیجہ سورۃ احزاب کی آیات کے بارے میں یہی نکلتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ان آیات کو لوگوں کے منہ بند کروانے کے لیے گھڑ لیا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

(العیاذ باللہ!)۔ تاکہ کوئی آپ ﷺ کے ان اعمال کے بارے میں سوال نہ اٹھا سکے، خاص کر اہلِ ایمان میں سے۔ مثلاً ولیم میور لکھتا ہے:

"The scandal of the marriage was removed by this extraordinary revelation, and Zeid was thenceforward called not "the son of Mahomet," as heretofore, but by his proper name, "Zeid, the son of Harith." Our only matter of wonder is, that the Revelations of Mahomet continued after this to be regarded by his people as inspired communications from the Almighty, when they were so palpably formed to secure his own objects, and pander even to his evil desires. We hear of no doubts or questionings; and we can only attribute the confiding and credulous spirit of his followers to the absolute ascendancy of his powerful mind over all who came within its influence."[36]

"(سیدۃ زینب سے) شادی کا اسکینڈل ان غیر معمولی آیات کے نزول سے ختم ہو گیا اور اس کے بعد زید بن حارث کو چھوڑ کر زید بن محمد کہنے سے روک دیا گیا۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس ایک ہی بات حیرت آمیز رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ اس واقعہ کے باوجود محمد کی وحی کو خدا کا نازل کردہ کلام کی حیثیت دیا جانا باقی رہا حالانکہ ان کو بڑی صفائی سے گھڑا گیا تھا اور وہ بخوبی محمد کی شیطانی خواہشات کی تسکین بھی فراہم کرتی تھیں۔ مگر (اس کے اصحاب میں سے) ہم کسی کو اس پر شک کرتا ہوا یا سوال کرتا ہوا نہیں پاتے۔ اور ہم اس کے ساتھیوں کے اس پر اعتماد اور ایمانی کیفیت کو اس کے انتہائی فعّال دماغ کے ارتقا اور کمال کا کارنامہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس سے ہر ایک جو اس کے زیر اثر آتا، متاثر ہوئے بغیر نہ رہ پاتا۔"

اسی طرز کی ہرزہ سرائی کرتے ہوئے معروف مستشرق، ویلیم کلیئر ٹسڈال[37] لکھتا ہے:

"But at Medina he seems to have cast off all shame; and the incidents connected with his marital relations, more especially the story of his marriage with Zainab the wife of his adopted son Zaid, and his connexon with Mary the Coptic slave-girl, are sufficient proof of his unbridled licentiousness and of his daring impiety in venturing to ascribe to GOD Most High the verses which he composed to sanction such conduct."[38]

"مدینہ میں تو لگتا ہے کہ اس (محمد) نے شرم کا لبادہ مکمل اتار دیا، اور اس کے شادی کے معاملات، خاص کر اس کے متبنّیٰ بیٹے، زید کی بیوی، زینب سے شادی اور اس کے ماریہ قبطیہ سے تعلقات وغیرہ، یہ تمام واقعات اس کی بے پناہ جنسی بے راہ روی اور بے شرمی کا ثبوت دیتی ہیں جن میں وہ خدا باری تعالیٰ کی طرف گھڑی ہوئی آیتیں منسوب کرنے کی جرت کرتا ہے جو کہ اس طرح کا طرز عمل رکھنے کا اسے جواز فراہم کرتی ہیں۔"

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

یہ تمام باتیں محض ہرزہ سرائی کے کچھ نہیں۔ ان تمام اعتراضات کی بنیاد یہ تو غیر معتبر تاریخی روایات ہیں یا ان مستشرقین کی تخمینہ آرائیاں ہیں۔

خلاصہ اور نتیجہ بحث

خلاصہ یہ ہے کہ زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے متنبیٰ بیٹے تھے اور آپ ﷺ نے ان سے بے پناہ محبت کی خاطر اپنی کزن جو کہ نہایت عمدہ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اور اپنی خوبصورتی کی بنا پر معروف تھیں، ان سے شادی کر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ معاشرہ میں موجود نسلی تفاخر کو ختم کر کے تقویٰ کو اصل معیار قرار دینا چاہتے تھے، اسی بنا پر آپ ﷺ نے اس شادی پر خصوصی زور دیا۔[39]

یہ تو قدرت کا فیصلہ تھا کہ ازدواجی تعلقات کی خرابی کی بنا پر یہ شادی نہ چل سکی حلانکہ آپ ﷺ نے بھر پور کوشش کی کہ کسی طرح یہ تعلق نہ ٹوٹنے پائے، پر اللہ تعالیٰ کو امتحان اور معاشرہ میں معروف بے بنیاد روایات کا خاتمہ مقصود تھا۔ اسی بنا پر طلاق ہوتے ہی، اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کا حکم فرمایا جو کہ آپ ﷺ کے لیے انتہائی مشکل امر تھا۔ پر کمال صبر وہمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید ونصرت کے ساتھ اس معاملہ کا بخوبی حل نکل آیا۔

اس واقعہ سے یہ اخذ کرنا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو چونکہ سیدۃ زینب پسند آگئیں، اس بنا پر زید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی اور آپ ﷺ نے ان سے شادی کرلی، اور یہ تمام حالات سوائے ایک ڈھونگ رچائی کے کچھ نہ تھے، ایک بے بنیاد اور قابلِ تنقید بات ہے جس کا حقیقت اور ثبوت سے دور دراز کا بھی تعلق نہیں۔ دراصل نبی ﷺ کی ذات کو نشانہ بنانے سے مقصود اسلام کی حقانیت کے بارے میں شکوک وشبہات کو پیدا کرنا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا دفاع اپنے ذمہ خود لے رکھا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّـهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ."[40]

"اے نبی ﷺ! تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں۔"

حواشی وحوالہ جات

[1]اینٹونی ویسلز ایک ڈچ پروفیسر ہے جو کہ آمسٹرڈیم یونیورسٹی میں چوبیس سال تدریس کرتا رہا۔ ایک مستشرق ہونے کے ناطے اس نے اسلام اور دیگر ادیان پر کئی کتب کی تصنیف کی ہیں۔ سیرت نبی ﷺ پر لکھی گئی محمد حسین ھیکل کی کتاب پر اس نے ایک تنقیدی مقالہ بھی لکھا جو کہ کافی معروف ہوا۔ (يحي مراد، معجم أسماء المستشرقين: ص 1120)

[2]Wesseles, Antonie. **A Modern Arabic Biography of Muhammad.** Publisher Brill Archive, 1972. pp. 100 – 105.

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

[3]بخاري، محمد بن إسماعيل،الجامع المسندالصحيح المختصر من أُمور رسول الله صلى الله عليه وسلّم وسننه وأيامه، الطبعة الأولى، بيروت: دار ابن كثير، صحيح بخاري: كتاب التوحيد – باب: ((وكان عرشه على الماء))، ((وهو رب العرش العظيم))، حديث 7420.

[4]Willaim Montgomery, **Muhammad: Prophet and Statesman,** Oxford University Press, 1961. pp. 157 – 158.

[5]مظہر الدین صدیقی معروف مصنف اور اسلامی مؤرخ ہیں۔ اسلامی تاریخ پر کئی کتب کی تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ، سرحد (پاکستان) میں سندھ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامی تاریخ کے مدیر بھی ہیں۔

[6]Siddiqi, Mazheruddin. **The Holy Prophet and the Orientalists**. Islamic Research Institute, 1980. P. 163.

[7]الهيثمي،علي بن أبي بكر بن سليمان، **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**، مؤسسة المعارف، 1406ھ 246/9.

[8]أيضا: 247/9.

[9]سورة الأحزاب، آية: 36.

[10]ابن كثير، عماد الدين اسماعيل ابن كثير الدمشقى، **تفسير القرآن العظيم**، مصر: دار إحياء الكتب العربي،489/3.

[11]**مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**:246/9.

[12] Rodinson,Maxime,Muhammad,London, 2009,141,142

[13] Roded, Ruth, "Alternate images of the Prophet Muhammad's virility" in Ouzgane, Lahoucine (ed.), *Islamic Masculinities*: New York: Zed Books Ltd. 2006,P59.

[14]Karen Armstrong, **Muhammad – A Prophet for Our Time**, New York: Harper Collins Publishers, 2006. p. 167.

[15]Willaim Montgomery, **Muhammad: Prophet and Statesman**: pp. 156 – 157.

[16]الطبرى، أبو جعفر محمد بن جرير، **تاريخ الرسل والملوك (تاريخ الطبري)**، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الطبعة الثانية، دار المعارف بمصر، 1967ء562/2 – 563.

[17]ابن حجر العسقلاني، شهاب الدين أحمد بن علي، **تهذيب التهذيب**، قاهرة: دار الكتب الإسلامي، 507/9 – 508.

[18]أيضا: 275/5.

[19]الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، **ميزان الإعتدال في نقد الرجال**، تحقيق: علي محمد البجاوي، بيروت: دار المعرفة، 664/3 – 665.

[20]سورة الأحزاب: آية 37.

[21]مسلم بن حجاج، **صحيح مسلم**، تحقيق: نظر بن محمد الفريابي، الطبعة الأولى، دار طيبة، 2005ء (كتاب الإيمان – باب: معنى قول الله عز وجل ((ولقد رآه نزلة أخرى)) وهل رأى النبي صلى الله عليه وسلم ربّه ليلة الأسرى؟ حديث 177 (ب).)

[22]Willaim Montgomery, **Muhammad: Prophet and Statesman**: p. 157.

[23]سمر قندی، نصر بن محمد، بحر العلوم، بذیل آیت الاحزاب، 33:47دارالفکر، بیروت، طبع اول 1416ھ

[24]محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بذیل آیت الاحزاب، 33:47ایران، 1364ھ

[25]عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الدرالمنثور فی تفسیر الماثور، بذیل آیت الاحزاب، 33:47، قم، 1404ھ

[26]ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار صادر، بیروت، س ن، 101/8

[27]عبدالرزاق الصنعانی، تفسیر القرآن العزیز، بذیل آیت الاحزاب، 33:47بیروت، 1411ھ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol.3 | Issue 2 |Jan – Jun 2020
DOI: 10.33195/journal.v3i2.278

[28]عسقلانی، احمد ابن حجر، تہذیب التہذیب، دار الفکر، بیروت، 1404ھ، 177/6

[29]ابن عدہ، عبداللہ، الکامل، بیروت، 1405ھ، 1508/4

[30]عسقلانی، احمد ابن حجر، تہذیب التہذیب، دار الفکر، بیروت، 1404ھ، 253/10

[31]ابن عربی احکام القرآن، احکام القرآن، دار الجیل، بیروت، 1408ھ بذیل آیت الاحزاب، 33:47

[32]محمد بن احمد القرطبیؒ، الجامع لاحکام القرآن، بذیل آیت الاحزاب، 33:47 ایران، 1364ھ

[33]ہیکل، محمد خیر، حیات محمد، ص 294،295

[34]مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار السلام، الریاض، باب 16، ح 105

[35]بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار السلام، الریاض، کتاب 93، ح 516

[36]Muir, William, **The Life of Mahomet**, London**:** Smith, Elder and Co, 1861.Vol. 3, p. 231.

[37]ویلیم کلیئر ٹسڈال (1859 تا 1928ء) ایک برطانوی مؤرخ تھا اور چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے بطور مشنری، شہر اسفہان (فارس) میں کام کرتا رہا۔ عربی زبان میں مہارت کے ساتھ ساتھ فارسی، ہندوستانی اور گجراتی جیسی زبانوں میں مہارت رکھتا تھا۔ قرآن مجید کے حقیقی مصادر کے نام سے اس کی لکھی گئی کتاب کو مستشرقین کے مابین بہت شہرت ملی۔

[38]Tisdall, W. S. C. **The Religion of the Crescent.** London: Society for Promoting Christian Knowledge, 1895. p. 177.

[39]سيد قطب، **في ظلال القرآن**، الطبعة الشرعية الحادية عشرة، بيروت: دار الشروق، 1985ء، 2865/5.

[40]سورة الأنفال: آية 64.